افزائی کی اور اِسے مزید تقویت دی۔ فطرتاً اس کی تمام ہمدردیاں مشکل صورتِ حال میں گھرے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ بشپ نے ایسٹ تیمور میں جو کام کیا ہے، اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ اُن کا ہمیشہ سے ایک پیغام رہا ہے کہ تشدّد کے بغیر امن قائم کیا جائے۔ انہوں نے وہاں کے عوام کو متاثر کیا ہے۔ وہ ایک عمدہ روحانی رہنما ہیں جنھوں نے تمام تر مشکلات کے باوجود ایسٹ تیمور میں اپنی خدمات جاری رکھیں۔ وہ لوگوں کے نہایت ہی قریب ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ لوگوں کا دفاع کرتے ہوئے گزارا ہے۔ جب بھی ایسٹ تیمور میں لوگ اذیّت کا شکار ہوتے ہیں، اس وقت وہ بشپ کارلوس فلپ بیلو کو ہی مدد کے لیے پکارتے ہیں۔

پاکستان: "اسلامی نظام کے آنے سے مسیحیوں کو بھی فائدہ ہو گا۔" — قاضی حسین احمد

امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد نے مسیحی برادری کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ "پاکستان کی مسیحی برادری بھی مظلوموں میں شامل ہے۔ بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ انگریزوں نے بھی برصغیر کی مسیحی برادری سے کبھی انصاف نہیں کیا۔ مسیحی برادری کے ہاتھ میں جھاڑو مسلمانوں نے نہیں، سابقہ انگریز حکمرانوں نے تھمایا ہے، تاہم اسلام میں جھاڑو دینے سمیت کسی بھی کام کو باعث عار و قابل نفرت نہیں سمجھا جاتا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ ملک میں اسلامی نظام آئے گا تو اس کا فائدہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مسیحیوں کو بھی ہو گا۔" (روز نامہ "خبریں"، اسلام آباد - یکم دسمبر ۱۹۹۶ء)

"کرسچین سٹڈی سنٹر" مطالعۂ اسلام کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

کرسچین سٹڈی سنٹر - راولپنڈی اقوامی نوعیت کا ادارہ ہے جو ۱۹۶۷ء سے مسلم - مسیحی روابط کے حوالے سے تحقیق و تفحص، تصنیف و تالیف اور تدریس میں مشغول ہے۔ سنٹر کی علمی و تحقیقی دلچسپیوں میں مطالعۂ اسلام، پاکستان کی اقلیتوں کے مسائل اور وطنِ عزیز کے تناظر میں مسیحی الہیات کی ترتیب و تشکیل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ گزشتہ کچھ برسوں سے "سنٹر" اور اس کے کارپرداز انسانی حقوق، خواتین کے مسائل، رواداری اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے بعض دوسرے اداروں سے

تعاون کر رہے ہیں۔ ان دنوں "سنٹر" نے دوسرے ملکوں سے آنے والے مہمان طلبہ و طالبات کے لیے اسلام پر دو کورسوں کا اہتمام ہے۔ ایک کورس کا عنوان ہے "پاکستانی اسلام: سماجی، ثقافتی اور سیاسی پہلو" - دوسرے کورس میں "اقلیتی تناظر میں مکالے اور مسلم - مسیحی تعلقات" کا جائزہ لیا جائے گا۔

"اسلام کا مطالعہ پاکستان میں کیجیے" کی سرخی لگا کر "دی کرسچن وائس" (بابت ۸ دسمبر ۱۹۹۶ء) نے "سنٹر" اور اِس کے کورسوں کا تعارف لکھا ہے۔ مغرب کے متوقع طلبہ و طالبات کو اِن الفاظ میں اپیل کیا گیا ہے۔

> پاکستان میں مسیحی - مسلم تعلقات اور اسلام کا مطالعہ غیر ملکیوں کے لیے ایک بے مثال موقع ہے۔ مملکتِ پاکستان کی تشکیل و تعمیر میں اسلام کا کردار محدود سطح پر اُن تمام مسائل کی تصویر پیش کرتا ہے جن سے آج توانا و متحرک دین کے طور پر اسلام کو سمجھا جا سکتا ہے۔ مزید براں آج کے یورپ کی بہت سی مسلم برادریوں کا تعلق برصغیر سے ہے، اس لحاظ سے مغربی دُنیا میں مسلم - مسیحی روابط سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے برصغیر کے سماجی، سیاسی اور ثقافتی پس منظر کے بارے میں آگاہی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں اقلیتیں اپنے حقوق اور کثیر لسانی و نسلی صورتِ حال میں جن مسائل سے دوچار ہیں، متعدّد حوالوں سے یہ اُن مسائل کا ہوبہو عکس ہیں جن کا مغربی دُنیا میں مسلمان اقلیتی برادریوں کو سامنا ہے۔ آخری بات کے طور پر پاکستان میں مسیحی برادری کے تجربات اور جدوجہد مسیحی دین کی تفہیم میں ایک نئی الٰہیاتی بصیرت کا باعث بن سکتی ہے۔

بے نظیر حکومت کی برطرفی پر بشپ جان جوزف کا ردّعمل

"بے نظیر بھٹو ایک پڑھی لکھی اور ذہن خاتون ہونے کے باوجود اپنے بارہ سو سالہ شجرۂ نسب پر غرور کرتے ہوئے خود کو "سپر لیڈی" تصوّر کرتی رہیں۔ اُنھوں نے اپنے حالیہ دورِ اقتدار میں صدر کو کوئی اہمیت نہ دی اور عدلیہ کا سرِعام مذاق اڑایا، اور عوامی رائے کے مطابق اُن کا شوہر آصف زرداری ان کی سیاسی زندگی کا سب سے زیادہ منفی پہلو ثابت ہوا۔ انگریزی روزنامہ "دی نیشن" میں شائع ہونے والے فیصل آباد کے بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے اپنے خصوصی تجزیہ میں کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کی غیر مقبولیت میں افراطِ زر کی بڑھتی ہوئی شرح اور مہنگائی نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ عام آدمی کے لیے زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا، اس لیے اُن کی حکومت کی برطرفی کی خبر پر پورے ملک میں خوشیاں منائی اور